Downloaded from: justpaste.it/daesh4

کیا داعش واقعی تنظیم القاعدہ کی باغی ہے؟
شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی اللہ کو گواہ ٹھہراتے ہوئے گواہی

اس گواہی کے آخر میں داعش کی جانب سے اس گواہی پر اٹھائے گئے سوالات و اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارہ السحاب کی جانب سے پیش خدمت ہے

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے بیان:

شهادة لحقن دماء المسلمين في الشام

کا اردو ترجمہ، بعنوان:

شام میں بہتے خون کو روکنے کی خاطر ایک شہادت

بسم اللهِ، والحمدُ للهِ، والصلاةُ والسلامُ على رسولِ اللهِ، وآلهِ وصحبِهِ ومن والاهُ

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ شام میں مجاہدین کی صفوں میں پھیلنے والے فتنے سے متعلق جو کچھ میں ابھی تک کہہ چکا ہوں اسی پر اکتفاء کروں گا، لیکن پھر میں نے دعوت وابلاغ اور نصیحت و خیر خواہی کے محاذ پر صبر کے ساتھ کاربند اپنے قابل قدر اور محبوب مہاجر بھائی، محترم شیخ، ابو کریم ڈاکٹر ہانی السّباعی کی اپیل سنی۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہر قسم کے شر سے ان کی حفاظت فرمائے، حق پہ انہیں ثابت قدم فرمائے اور مسلمانوں، بالخصوص مجاہدین کی اصلاح کرنے میں ان کی مدد فرمائے۔ چنانچہ میں نے استخارے اور مشورے کے بعد دوبارہ سے اس موضوع کو کھولنے اور بالخصوص اُن سوالات کے جوابات دینے کا فیصلہ کیا جو انہوں نے مجھ سے جمادی الاُولی کی پچیس تاریخ کو مقریزی ریڈیو پر نشر ہونے والے اپنے ایک خطاب میں پوچھے ہیں۔

میں یہ واضح کرتا چلوں کہ اس مسئلے پر دوبارہ بات کرنے کے پیچھے دو بنیادی وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ تو محترم شیخ ہانی السباعی کی یہ امید ہے کہ ان سوالات کا جواب مجاہدین کے درمیان پھیلے فتنے کی آگ بجھانے میں مددگار ہو سکتا ہے، لہٰذا میں نے سوچا کہ اگر میری چند باتوں سے مسلمانوں کا بہتا خون رک جائے تو اس سے بہتر بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

جبکہ دوسری وجہ یہ ہے کہ میں اپنے شفیق اور خیر خواہ بھائی کی اِس طلب پر انکار نہیں کر سکتا اور ان کی باتوں کا جواب دینا ان کا مجھ پر حق ہے۔

میری گفتگو درج ذیل امور پر مبنی ہو گی:

ایک گواہی

ایک عدد حکم

ایک ہمدردانہ اپیل

اور ایک یاد دہانی اور نصیحت

سب سے پہلے، جس بات کی گواہی میں دینا چاہتا ہوں، وہ دولہ عراق الاسلامیہ اور اس کے قابلِ احترام امیر شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ کے جماعت قاعدۃ الجہاد کے ساتھ تعلق سے متعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ سے مدد کے بعد اور اللہ کو گواہ ٹھہراتے ہوئے میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ دولہ عراق الاسلامیہ جماعت قاعدۃ الجہاد کی تابع ایک ذیلی شاخ تھی۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ یہاں اس سلسلے میں کچھ مزید تفاصیل بھی بیان کر دوں:

1- جس وقت دولہ عراق الاسلامیہ کا اعلان ہوا تو جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت اور ان میں سرِ فہرست شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اس سلسلے میں اجازت لی گئی اور نہ ہی ان سے مشورہ کیا گیا۔ اس کے بعد شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادتِ عامہ کے نام ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے دولہ کے قیام کے اسباب اور وجوہات بیان کیے اور ساتھ ہی تاکید کے طور پر یہ بات بھی واضح کی کہ دولہ اسلامیہ مرکزی جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہی رہے گی۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ دولہ کی شوریٰ نے شیخ ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ سے یہ عہد لیا ہے کہ اُن کے امیر شیخ اسامہ بن لادن ہی ہوں گے اور دولہ اسلامیہ جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہو گی۔ لیکن اس وقت عراق والے بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ عراق کے مخصوص حالات اور بعض سیاسی مصلحتوں کی بناء پر اس بات کا اعلان نہ کیا جائے اور اس تفصیل کو صرف اپنے بھائیوں تک ہی محدود رکھا جائے۔

جماعت قاعدۃ الجہاد اور دولہ عراق الاسلامیہ کی قیادت اسی قاعدے پر باہمی معاملات چلاتے رہے کہ دولہ عراق الاسلامیہ قاعدۃ الجہاد کا ایک جزو ہے۔ اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

الف: شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے گھر سے ملنے والے وہ خطوط جو امریکیوں نے نشر کیے تھے، ان میں سے خط نمبر

SOCOM-2012-0000011 Orig

جو کہ شیخ عطیہ رحمہ اللہ نے شیخ مصطفیٰ ابو الیزید رحمہ اللہ کے نام لکھا تھا۔ اس خط میں شیخ عطیہ نے شیخ مصطفیٰ ابو الیزید رحمہ اللہ کو شدت سے یہ تاکید کی تھی کہ وہ 'کرّومی' (جس سے ان کی مراد شیخ ابو حمزۃ المہاجر ہیں)، شیخ ابو عمر اور ان کے ساتھیوں کے نام واضح ہدایات اور نصیحتیں لکھیں کیونکہ اُنہیں عراق میں سیاسی غلطیاں ہونے کا شدید اندیشہ تھا۔

ب: جب شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی، اللہ انہیں خیر کی توفیق دے، تنظیم قاعدۃ الجہاد کی قیادت کی اجازت کے بغیر دولہ الاسلامیہ کے امیر بنے تو شیخ عطیہ رحمہ اللہ نے دولہ عراق الاسلامیہ کی قیادت کے نام بروزِ جمادی الاُولیٰ ۱۴۳۱ ہجری کو خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

'قیادت میں موجود بھائیوں کے سامنے ہم یہ تجویز رکھتے ہیں کہ جب تک اس موضوع پر مشاورت جاری ہے، اس وقت تک ایک عارضی قیادت متعین کر دی جائے۔ ہماری رائے میں بہتر یہی ہے کہ اس معاملے میں جلد بازی نہ کی جائے، الّا یہ کہ ایسی شدید نوعیت کی ضرورت ہو جس کی وجہ سے باضابطہ طور پر ایک مستقل قیادت کا اعلان کرنا ناگزیر ہو جائے۔ چنانچہ فی الحال قیادت کے لیے جتنے مجوزہ افراد ہیں ان کے نام اور ان کے مکمل تعارف اور صلاحیتوں پر مبنی ایک رپورٹ بھیج دی جائے۔ ہم یہ رپورٹ شیخ اسامہ کو بھیجیں گے تاکہ وہ اس معاملے میں فیصلہ کریں۔'

ج۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے نام ۲۴ رجب ۱۴۳۱ ہجری کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

’بہت اچھا ہوا گر آپ ہمارے بھائی ابو بکر البغدادی، جو ہمارے بھائی ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کی جگہ امیر بنے ہیں، ان کا تفصیلی تعارف بھجوادیں۔ اسی طرح ان کے نائبِ اول اور ابو سلیمان الناصر لدین اللہ کا بھی تفصیلی تعارف بھجوادیں۔ بہتر ہوگا کہ عراق میں موجود ہمارے دیگر بااعتماد ساتھیوں سے بھی ان کے متعلق پوچھیں اور ان کی رائے ہم تک پہنچائیں تاکہ معاملات ہمارے سامنے اچھی طرح واضح ہو سکیں۔‘

یہ خط امریکیوں کو شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے گھر سے ملا اور اس خط کو درج ذیل نمبر کے تحت امریکیوں نے نشر کیا:

SOCOM-2012-0000019 Orig

د۔ شیخ عطیہ رحمہ اللہ نے انہیں اپنا جواب مؤرخہ ۵ شعبان ۱۴۳۱ ہجری کو لکھ بھیجا جس میں آپ نے کہا ’ہم انشاءاللہ ابو بکر البغدادی اور ان کے نائب اور ابو سلیمان الناصر لدین اللہ کے **متعلق** معلومات اور مزید تفصیلات طلب کر رہے ہیں، تاکہ ہمارے سامنے صورت حال **مکمل** طور پر واضح ہو سکے۔‘

ھ۔ شیخ عطیۃ اللہ نے دولہ عراق الاسلامیہ کی وزارتِ اعلام کے نام مؤرخہ ۲۰ شوال ۱۴۳۱ ہجری کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

’مشائخ نے آپ کی جدید قیادت (اللہ انہیں خیر کی توفیق دے) کے **متعلق** تعارف پر مبنی ایک **مختصر** رپورٹ مانگی ہے جن میں دولہ عراق الاسلامیہ کے امیر المؤمنین شیخ ابو بکر البغدادی، ان کے نائب، وزیرِ حرب، اور اگر آپ چاہیں تو دیگر مسؤولین کا ایک تعارف طلب کیا گیا ہے۔ یہ بات آپ اپنے مشائخ تک پہنچا دیں۔ وہ چاہیں تو خود اپنا ایک تعارف لکھ کے بھیج دیں یا پھر صوتی انداز میں ریکارڈ کر کے ہمیں بھیج دیں۔

و۔ اس پر دولہ عراق الاسلامیہ کی شوریٰ کے نمائندے نے ذوالقعدۃ ۱۴۳۱ ہجری کی اوّل تاریخ کو ایک جوابی خط بھیجا جس میں انہوں نے کہا:

’محترم بھائی، آپ کا خط ہمیں رجبِ حرام ۱۴۳۱ ہجری میں موصول ہوا جس کے ساتھ ہی آپ کا ایک پچھلا خط بھی تھا جس میں مشائخِ کرام۔ اللہ ان کی حفاظت کرے۔ کی جانب سے یہاں دولہ کی صورتحال اور نئے امیر کے **متعلق** حتمی فیصلے میں کچھ عرصہ انتظار کرنے کی تاکید تھی۔ لیکن ہمیں یہ خط نئی امارت کے اعلان کے بعد ملا۔ بہر صورت، یہاں پہلے دن سے بھائی یہ طے کر چکے ہیں کہ آپ کے یہاں مشائخ کو یہاں کی صورتحال اور اصل حقائق سے **مکمل** طور پہ آگاہ رکھا جائے۔ ہمارے مشائخ اور **محترم امراءِ کرام**، ہم آپ کو آگاہ کرتے چلیں کہ عراق میں **آپ کی دولہ الاسلامیہ** خیریت سے ہے اور مضبوطی سے قائم ہے۔‘

اس کے بعد وہ کہتے ہیں: ’ہمارے **محترم** مشائخ، دونوں شیوخ (شیخ ابو عمر البغدادی اور شیخ ابو حمزۃ المہاجر) کی شہادت کے بعد شوریٰ نے کسی نئے امیر کی تقرری کا اعلان آپ کی جانب سے کسی محفوظ رابطے کے ذریعے **امر** آنے تک مؤخر کرنے کی کوشش کی، لیکن **مختلف** وجوہات کی بناء پر بالخصوص عراق اور عراق سے باہر دشمنوں کی چالوں کے پیشِ نظر، انتظار کی یہ مدت طویل کرنا ہمارے لیے **ممکن** نہیں تھا۔‘

اس کے بعد وہ مزید کہتے ہیں: ’یہاں موجود تمام بھائی، بالخصوص شیخ ابو بکر حفظہ اللہ، اور **مجلس** شوریٰ اس بات پہ **متفق** ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ یہ امارت **عارضی** نوعیت کی ہو۔ اور اگر آپ کے یہاں مشائخ کی جانب سے کسی **شخص** کو یہاں امیر مقرر کر کے بھیجا جائے اور اگر آپ اسی میں مصلحت دیکھتے ہیں تو ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہ ہوگا اور اگر آپ نے عراق کے محاذ کے لیے کسی کو امیر بنا کر بھیجا تو ہم سب اس کے **وفادار سپاہی** ہوں گے جن پہ امیر کی **سمع و طاعت** واجب ہوگی۔ **مجلس** شوریٰ اور شیخ ابو بکر حفظہم اللہ سب اس بات پہ **متفق** ہیں۔‘

ز۔ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد محترم شیخ **ابو بکر الحسینی البغدادی** نے ایک بیان جاری کیا جس میں انہوں نے کہا:

’مجھے اس بات کا **مکمل** یقین ہے کہ شیخ اسامہ کی شہادت ہمارے بھائیوں کے لیے اس راہ پر مزید ثابت قدمی کا باعث بنے گی، میں ساتھ ہی تنظیم القاعدہ میں موجود اپنے بھائیوں، اور بالخصوص مجاہد شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور تنظیم کی قیادت میں موجود ان کے بھائیوں کو یہ کہنا چاہوں گا کہ اللہ آپ کے اجر کو

بڑھائے اور مشکل کی اس گھڑی میں آپ کے لیے آسانی فرمائے۔ اللہ تعالی کی برکت سے اپنے معاملات کو جاری رکھیے۔ ہماری طرف سے آپ کے لیے یہ خوشخبری ہے کہ دولہ عراق الاسلامیہ میں آپ کے ایسے **وفادار سپاہی** موجود ہیں جو حق کے راستے پہ رواں دواں ہیں، نہ وہ ہمت ہارتے ہیں اور نہ ہی اس رستے سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ اللہ کی قسم، خون کا بدلہ ہم خون سے لیں گے، اور تباہی کا بدلہ تباہی سے۔'

ح۔ اس بیان کے فوراً بعد دولہ عراق الاسلامیہ کے رابطہ کار نے شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے نام مؤرخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری کو ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے کہا:

'شیخ نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ہم یہاں حالات سے متعلق آپ کو اطمینان دلائیں۔ الحمد للہ یہاں معاملات نہ صرف مضبوط بنیادوں پر چل رہے ہیں بلکہ مزید بہتری کی جانب گامزن ہیں۔ شیخ نے تنظیم کے نئے امیر کے متعلق آپ کا نقطۂ نگاہ جاننا چاہا ہے۔ **کیا دولہ الاسلامیہ تنظیم کے ساتھ اپنی بیعت کی اعلانیہ تجدید کرے** یا یہ معاملہ پہلے کی طرح مخفی ہی چلتا رہے جیسا کہ معلوم ہے اور اس پر عمل جاری ہے؟ یہ بات بھی مدِ نظر رہے کہ یہاں موجود بھائی بہر حال **آپ کے تیر کش میں موجود تیروں** کی مانند ہیں اور ان کا آپ کے ساتھ تعلق اسی طرح ہے جس طرح شیخ ابو بکر البغدادی نے اپنے بیان 'الدم الدم والہدم الہدم' میں بیان کیا۔'

ط۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد جب میں نے ان کی جگہ امارت کی زمام کار سنبھالی تو شیخ ابو بکر البغدادی الحسینی مجھے اپنے خطوط میں اپنا 'امیر' کہہ کر ہی مخاطب کرتے رہے۔ حتی کہ ۲۹ جمادی الاُولی ۱۴۳۴ کو اُن کا جو آخری خط مجھے ملا اس کی ابتداء بھی ان الفاظ سے ہوتی ہے **'ہمارے محترم ومہربان امیر کے نام'**۔

اس خط کا اختتام انہوں نے کچھ یوں کیا:

'مجھے ابھی یہ خبر ملی ہے کہ جولانی نے ایک صوتی بیان میں آپ کے ساتھ بلاواسطہ بیعت کا اعلان کیا ہے۔ یہی وہ بات تھی جس کے لیے وہ پہلے سے تیاری کر رہا تھا، تاکہ اپنے اور اپنے گرد موجود افراد کو اُن غلطیوں کا خمیازہ بھگتنے سے بچا سکے جو اس نے کیں۔ شام میں یہاں موجود میرے بھائیوں اور اس بندۂ فقیر کی رائے یہ ہے کہ خراسان میں ہمارے **مشائخ** پر لازم ہے کہ وہ ایسے واضح موقف کا اعلان کریں جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو، تاکہ اس سازش کو یہیں ختم کیا جا سکے، قبل اس کے کہ خون بہے اور ہم امت کے لیے کسی نئے المیے کا سبب بن جائیں۔ ہماری رائے میں اس خائن کے اس اقدام کی تائید۔۔۔ چاہے وہ اشارے کنایے کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ کسی بہت بڑے فتنے کا پیش خیمہ بن سکتی ہے، جس کے نتیجے میں شامی جہاد کے وہ ثمرات ضائع ہو جائیں گے جن کی خاطر اتنا خون بہہ چکا ہے۔ لہٰذا اس معاملے میں درست موقف بیان کرنے میں کسی قسم کی تاخیر موجودہ صورتحال کو نہ صرف مزید گھمبیر بنا دے گی بلکہ مسلمانوں کی صفوں میں پھوٹ بھی پڑ جائے گی، **جماعت کا رعب ختم** ہو جائے گا اور **مزید خون بہائے بغیر** اس معاملے کا تدارک نہیں ہو سکے گا۔'

ی: اسی طرح شیخ ابو محمد العدنانی نے بھی مجھے اس معاملے میں اپنی گواہی بھیجی جس کے اختتام پہ انہوں نے لکھا:

'یہ گواہی بندۂ فقیر ابو محمد العدنانی نے بروز ۱۹ جمادی الاولی ۱۴۳۴ ہجری کو اللہ تعالی کے حضور، اپنی امت کے سامنے اور اپنے امراء کے سامنے اپنا عذر پیش کرنے کے لیے تحریر کی **جن میں سرِ فہرست شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور شیخ ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ شامل ہیں۔'**

ک۔ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی حفظہ اللہ نے مؤرخہ ۲۱ رمضان ۱۴۳۴ کو جماعت کے ایک مسؤول کے نام خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

شیخ ظواہری کے آخری خط پر غور وفکر تین مراحل سے گزرا:

۱۔ شام میں موجود دولہ الاسلامیہ کی قیادت کے ساتھ مشاورت۔

۲۔ شام کی مختلف ولایات میں موجود وہ امراء جو کہ وہاں ہماری مجلس شوری کے بھی رکن ہیں، ان کے ساتھ مشاورت۔

۳۔ دولہ الاسلامیہ میں موجود لجنۂ شرعیہ کی جانب سے اس خط کے مندرجات پر غور و فکر۔

ہم نے شام میں ٹھہرنے کا فیصلہ تب ہی کیا جب ہمیں یہ واضح نظر آیا کہ **ہمارے امیر کی** اطاعت میں ہمارے رب کی معصیت اور ہمارے ساتھ موجود مجاہدین اور بالخصوص مہاجرین کی ہلاکت ہے۔ لہذا ہم نے اپنے رب کی اطاعت کی اور اس کی اطاعت کو اپنے **امیر** کی مرضی پہ ترجیح دی۔ اور جو کوئی **اپنے امیر کے کسی ایسے امر** کی مخالفت کرے جس میں اسے مجاہدین کی ہلاکت اور رب کی نافرمانی نظر آتی ہو، اس کے بارے میں یہ کہنا مناسب نہیں کہ اس نے بے ادبی کا مظاہرہ کیا۔'

اس مسئلے پر میں انہی مثالوں پہ اکتفا کرتا ہوں۔

2- باقی جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ اس مشکل کے حل کے لیے جو فیصلہ جاری کیا گیا اس کی نوعیت کیا ہے؟ کیا وہ ایک امیر کا حکم ہے جو اپنے ماتحت افراد کے مابین فیصلہ کر رہا ہے، یا اس کی نوعیت ایک ایسے مقدمے کی ہے جس میں دو فریقین نے ایک قاضی کی طرف معاملہ لوٹایا ہو؟ اس حوالے سے میں دولہ میں اپنے بھائیوں کے نام مؤرخہ ۲۸ شوال ۱۴۳۴ ہجری کے اپنے طویل خط میں اس امر کی وضاحت کر چکا ہوں کہ یہ ایک امیر کی جانب سے اپنے ماتحت افراد کے مابین فیصلہ ہے کسی قاضی کا حکم نہیں جو دو فریقین کے مابین کسی خاص مشکل میں فیصلہ کر رہا ہو۔

3- اسی طرح بعض اوقات یہ سوال بھی اٹھایا جاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ جماعت اور اس کی قیادت دولہ عراق الاسلامیہ کی تو تعریفیں کرتی رہی اور اس پر راضی بھی رہی جبکہ عراق اور شام میں دولہ پر وہ راضی نہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ دولہ عراق الاسلامیہ کے اعلان سے پہلے جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادتِ عامہ اور جماعت کے امیر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اجازت لی گئی تھی نہ ان سے مشورہ کیا گیا تھا اور نہ ہی اس ضمن میں انہیں کوئی اطلاع ہی کی گئی تھی، لیکن پھر بھی قیادت نے دولہ عراق الاسلامیہ کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کی وجہ وہ بہت سے فروق ہیں جو دولہ عراق الاسلامیہ اور دولہ اسلامیہ عراق و شام کے مابین پائے جاتے ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

الف: دولہ عراق الاسلامیہ ایسے کسی فتنے کی بنیاد پر قائم نہ ہوئی تھی جس میں جبہہ کی تائید کی صورت میں خون بہانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہوں۔

ب: دولہ عراق الاسلامیہ مجاہدین کی شوریٰ اور اہلِ سنت کے قبائل کے ساتھ وسیع مشاورت کے بعد قیام پزیر ہوئی تھی، جیسا کہ شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے ہمیں اس حوالے سے تفاصیل بتائی تھیں اور شیخ ابو حمزہ کے ساتھ اپنے طویل تعلق کی بناء پر ہم اُن کی سچائی پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے دولہ کے قیام کے لیے تمام جہادی جماعتوں کے ساتھ رابطے کیے تھے، جبکہ دولہ اسلامیہ عراق و شام کے اعلان سے پہلے سوائے جماعت کے اندر کے کچھ لوگوں کے کسی سے مشورہ نہیں کیا گیا، یہاں تک کہ خود جبہۃ النصرہ نے یہ اعلان کیا کہ اس ضمن میں ان سے کسی قسم کی مشاورت نہیں کی گئی۔

ج: عراق و شام میں دولہ کا اعلان جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت کے اس حکم کی صریح نافرمانی میں کیا گیا جس میں قیادت نے یہ ہدایت دے رکھی تھی کہ شام میں القاعدہ کے ساتھ منسوب کسی قسم کے وجود کا اعلان نہ کیا جائے، بلکہ جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت کا عمومی موقف یہ ہے کہ اس مرحلے میں کسی قسم کی امارات کا اعلان نہ کیا جائے۔ اس امر کی وضاحت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے نام اپنے اس خط میں بھی اچھی طرح کر چکے ہیں جسے بعد ازاں امریکیوں نے درج ذیل نمبر کے تحت نشر کیا:

SOCOM-2012-0000019 Orig

اسی امر کی تاکید شیخ ابو یحییٰ رحمہ اللہ دولہ عراق کے اپنے بھائیوں کے نام اپنے ایک خط میں کر چکے تھے جس کے بعد میں نے اسی بات کا اعادہ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی کے نام اپنے ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۳۴ ہجری کے خط میں بھی کیا تھا جس میں میں نے ان کو لکھا تھا کہ :

'اگر اس دولہ کے اعلان سے پہلے آپ ہماری رائے پوچھتے تو ہم آپ کے ساتھ ہر گز اتفاق نہ کرتے، کیونکہ میں اور میرے بھائی یہ دیکھتے ہیں کہ اس اعلان کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں، کیونکہ شام میں دولہ کے قیام کے بنیادی عناصر ابھی میسر نہیں۔'

د: عراق و شام میں دولہ اسلامیہ کا اعلان اہلِ شام کے لیے سیاسی طور پر ایک حادثہ ثابت ہوا، چنانچہ ایک ایسے وقت میں جبکہ اہلِ شام جبہۃ النصرہ کی تائید میں اور امریکہ کے خلاف مظاہرے کر رہے تھے کہ اس نے جبہۃ النصرہ کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں کیوں شامل کیا؟ وہی لوگ دولہ کے اس اعلان کی مذمت کرنے لگے جسے دولہ نے بشار الاسد کو سونے کی طشتری میں رکھ کر پیش کر دیا اور شام میں موجود دیگر جہادی جماعتیں بھی یہ سمجھنے لگیں کہ دولہ ان پر بغیر مشورے اور بغیر ان کی رضا کے خود کو مسلط کرنا چاہتی ہے۔

ھ: عراق و شام میں دولہ کے اعلان کے سبب ایک ہی جہادی جماعت کے درمیان شدید اختلاف نے جنم لیا، جس کی نوبت بالآخر آپس کے قتال تک جا پہنچی۔ جبکہ شیخ ابو بکر الحسینی البغدادی نے خود یہ دھمکی دی تھی کہ جبہۃ النصرہ کی کسی قسم کی تائید یا جس موقف کو وہ درست سمجھتے ہیں اس کے اعلان میں تاخیر کا نتیجہ بہتے خون کی صورت میں نکلے گا اور جو کہ بعد ازاں بالفعل بہنے لگا۔

و: شام میں ابھی تک خون کی آبشاریں بہ رہی ہیں جبکہ اگر دولہ اس حکم کو مان لیتی جو اس مشکل کے حل کے لیے جاری کیا گیا تھا اور جس کا مقصد کسی قسم کی خونریزی سے بچنا تھا، تو اس متوقع فتنہ سے بچا جا سکتا تھا۔ اگر دولہ کے بھائی عراق کے لیے فارغ ہو جاتے جسے اُن کی مجموعی قوت سے کہیں زیادہ قوت کی اب بھی ضرورت ہے اور اس امر کو قبول کر لیتے اور شوریٰ اور امیر کی سمع و طاعت کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی قیادت اور امیر کی صریح خلاف ورزی نہ کرتے، تو وہ مسلمانوں کو اس بہتے خون سے بچا سکتے تھے۔ اس صورت میں وہ رافضی صفوی حکومت کو بھی ناکوں چنے چبواتے اور عراق میں اہلِ سنت کی نصرت کا حق بھی کہیں بڑھ کر ادا کر پاتے۔ تاہم ہر حال میں اللہ کا شکر اور اسی کی تعریف ہے۔

یہ ایک گواہی تھی جس کے بعد میں ایک حکم دینا چاہوں گا اور ایک اپیل کرنا چاہوں گا۔

حکم شیخ فاتح ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ اور جبہۃ النصرہ کے تمام محترم سپاہیوں کے لیے ہے جبکہ اپیل ارضِ رباط، شام کے تمام جہادی مجموعات اور جماعتوں کے لیے ہے کہ وہ فوری طور پر ایسے کسی بھی قتال سے رک جائیں جس میں ان کے مجاہد بھائیوں اور دیگر مسلمانوں کی جان اور عزت و ناموس پر ظلم و زیادتی کا اندیشہ ہو اور اپنی تمام تر قوت کو بعثی نُصیری اور ان کی حامی رافضی قوتوں کے خلاف قتال پر مرکوز کریں۔

اسی طرح میں اس امر کا بھی اعادہ کرتا ہوں جس کا میں پہلے بھی متعدد دفعہ ذکر کر چکا ہوں کہ سب لوگ اپنے باہمی اختلافات اور جھگڑوں کے فیصلے کے لیے ایک مستقل اور خود مختار شرعی عدالت کی جانب رجوع کریں۔

اسی طرح میری سب سے یہ درخواست ہے کہ وہ ذرائع ابلاغ اور سماجی رابطوں کے وسائل پر کھلے بندوں ایک دوسرے پر الزام تراشی، غیر مناسب القاب اور فتنے کو ہوا دینے والے الفاظ استعمال کرنے سے مکمل اجتناب کریں اور خیر کی کنجیاں اور شر کو روکنے والے بنیں۔

اور آخر میں رہ گئی ایک نصیحت اور یاددہانی جو کہ شام میں موجود تمام مجاہدین کے لیے ہے کہ امت مسلمہ کے معصوم خون کے ساتھ ہولی کا یہ کھیل اب بہت ہو چکا! جہادی قیادت اور اس کے مشائخ کا قتل بہت ہو چکا! بس اب بہت ہو چکا! کیونکہ آپ کا خون ہم سب کے لیے حد درجہ قیمتی اور گراں قدر ہے، جس کے بارے میں ہم سب کی خواہش یہ تھی کہ یہ اسلام کے دشمنوں کے خلاف دین کی نصرت کی خاطر بہتا۔

کچھ لوگ یہاں یہ اعتراض پیش کرتے ہیں کہ یہ خطوط کیونکہ امریکہ نے نشر کئے ہیں اس لئے قابل قبول نہیں ہیں

تو ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ خطوط اصلی ہیں شیخ ایمن اظواہری حفظہ اللہ سے اور یمن سے شیخ نصر الانصی سے تصدیق شدہ ہیں

اس کے بعد ان کے سچ ہونے کی سب سے بڑی دلیل خود داعش کے ترجمان ابو محمد عدنانی کے یہ الفاظ ہیں

بلاشبہ آپ نے اپنی گواہی میں جو کچھ (ثبوت کے طور پر) ذکر کیا ہے وہ بالکل درست ہے، بلکہ میں آپ کے لیے اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ ابھی بالکل قریب کے کچھ عرصہ پہلے تک ہی اگر ہم سے کوئی دولت الاسلامیہ اور القاعدہ کے تعلق کے بارے میں استفسار کرتا تھا تو ہم اس کو یہی جواب دیتے تھے کہ دولت الاسلامیہ کا

القاعدہ کے ساتھ تعلق ایسا ہی ہے جیسے ایک سپاہی کا تعلق اپنے امیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

حوالہ: بیان: معذرت، امیر القاعدہ
ترجمان داعش

یہاں مزید کچھ لوگ شیخ ایمن حفظہ اللہ کے پرانے بیانات سامنے لاتے ہیں جس میں مندرجہ ذیل دعوے کئے گئے ہیں
اور انکے جوابات بھی ساتھ ہی دئیے گئے ہیں

اعتراض نمبر1 اور اس کا جواب

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے بارے میں سابقہ مؤقفات

(I)

جواب السؤال الثاني فيه رد واضح على من زعم أن للدولة في العراق بيعة للقاعدة بأفغانستان
فالشيخ أيمن يقول إمارتان مستقلتان [لا تتبع لحاكم واحد]
فلو كان للدولة بيعة للقاعدة وللقاعدة بيعة لإمارة أفغانستان لكان الملا عمر هو أمير على الجميع !!!
ثم في تسجيل آخر قال الظواهري [الجماعات هي من تابع الدولة وليس العكس]
فكيف تكون الدولة مبايعة لجماعة قاعدة الجهاد !!!!!!

کسی نے سوال کیا تھا شیخ ایمن حفظہ اللہ سے کہ دولۃ الاسلامیہ کو افغانستان میں القاعدہ کی بیعت کرنی چاہیے تو شیخ ایمن نے اس کو جواب دیا کہ :

یہ دونوں امارتیں مستقل ہیں اور ایک دوسرے کی اتباع نہیں کرسکتیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ دولۃ الاسلامیہ القاعدہ کی بیعت کرلے تو القاعدہ تو افغانستان میں ملا عمر کی بیعت کے تحت ہے جو کہ تمام افغانستان کے امیرالمومنین ہیں۔ جماعتوں کو چاہیے کہ وہ دولۃ الاسلامیہ کی بیعت کریں دولۃ الاسلامیہ کسی جماعت کی بیعت نہیں کرسکتی ۔ تو کیسے دولۃ الاسلامیہ جماعت القاعدہ کی بیعت کرلے۔

اس کا جواب بہت سادہ ہے کیونکہ دولہ فی العراق کی القاعدہ سے بیعت خفیہ تھی جو کہ دولہ کے اس خط سے ظاہر ہے جس کی تصدیق عدنانی اپنے بیان میں کر چکا ہے۔ تو کیوں شیخ ایمن حفظہ للہ سرعام اس راز سے پردہ اٹھاتے؟

ج۔ اس بیان کے فوراً بعد دولہ عراق الاسلامیہ کے رابطہ کار نے شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ کے نام مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۳۲ ہجری کو ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے کہا:

شیخ نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ہم یہاں حالات سے متعلق آپ کو اطمینان دلائیں۔ الحمدللہ یہاں معاملات نہ صرف مضبوط بنیادوں پر چل رہے ہیں بلکہ مزید بہتری کی جانب گامزن ہیں۔ شیخ نے تنظیم کے نئے امیر کے متعلق آپ کا نقطہ نگاہ جاننا چاہا ہے۔ **کیا دولہ الاسلامیہ تنظیم کے ساتھ اپنی بیعت کی اعلانیہ تجدید کرے یا یہ معاملہ پہلے کی طرح مخفی ہی چلتا رہے** جیسا کہ معلوم ہے اور اس پر عمل جاری ہے؟ یہ بات بھی مدِ نظر رہے کہ یہاں موجود بھائی **بہر حال آپ کے ترکش میں موجود تیروں کی مانند ہیں** اور ان کا آپ کے ساتھ تعلق اسی طرح ہے جس طرح شیخ ابو بکر البغدادی نے اپنے بیان "الدم الدم والھدم الھدم" میں بیان کیا۔'

د۔ شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد جب میں نے ان کی جگہ امارت کی زمام کار سنبھالی تو شیخ ابو بکر البغدادی الحسینی مجھے اپنے خطوط میں 'اپنا امیر' کہہ کر مخاطب کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ کو ان کا جو آخری خط مجھے ملا اس کی ابتداء بھی ان الفاظ سے ہوتی ہے **'ہمارے محترم و مہربان امیر کے نام'**۔

اعتراض نمبر2 اور اس کا جواب

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے بارے میں سابقہ مؤقفات

(II)

شیخ ایمن الظواھری (حفظہ اللہ) نے ایک کھلے مذاکرے میں ابوباجر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

ثالثاً: الدولة خطوةٌ في سبيل إقامة الخلافة أرقى من الجماعات المجاهدة، فالجماعات يجب أن تبايع الدولة وليس العكس، وأمير المؤمنين أبو عمر البغدادي -حفظه الله- من قادة المسلمين والمجاهدين في هذا العصر، نسأل الله لنا وله الاستقامة والنصر والتوفيق.

دولۃ الاسلامیہ قیام خلافت کے خطوط پر کامزن ہے اس کا مرتبہ دیگر جہادی جماعتوں سے بہت بلند ہے، تمام جہادی جماعتوں پر واجب ہے کہ وہ دولۃ الاسلامیہ کی بیعت کریں۔ اور دولۃ الاسلامیہ کسی کی بیعت کے تابع نہیں ہوگی۔اور امیرالمومنین ابوعمر البغدادی حفظہ اللہ اس زمانے میں مجاہدین اور مسلمانوں کے قائد ہیں ۔ ہم اللہ سے اپنے لیے اور امیرالمومنین ابوعمر البغدادی کے لیے استقامت اورمدد اور توفیق کا سوال کرتے ہیں ۔

المصدر

http://www.tawhed.ws/pr?i=7534

جواب:

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ شیخ نے یہ بات عراق کی تنظیموں کو کہی نہ کہ پوری دنیا کی تنظیموں کو۔ جب کوئی شیخ کا یہ پورا مذاکرہ سنے گا تو اسے سمجھ آ جائے گی شیخ ابو حمزہ المہاجر جو شیخ ابو مصعب الزرقاوی کے بعد القاعدہ کے عراق میں امیر تھے انہوں نے ہی دولۃ الاسلام فی العراق ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر بنائی اور اس بارے القاعدہ کو تفصیلات فراہم کیں کہ دولہ عراق القاعدہ کے ماتحت رہے گی لیکن اس کا اعلان نہ کیا جائے۔ تو شیخ کیسے کھلے مذاکرے میں اس بیعت کا راز چاک کرتے؟

جس وقت دولہ عراق الاسلامیہ کا اعلان ہوا تو جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت اور ان میں سر فہرست شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اس سلسلے میں اجازت لی گئی اور نہ ہی ان سے مشورہ کیا گیا۔اس کے بعد شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادتِ عامہ کے نام ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے دولہ کے قیام کے اسباب اور وجوہات بیان کیے اور ساتھ ہی تاکید کے طور پر یہ بات بھی واضح کی کہ دولہ اسلامیہ مرکزی جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہی رہے گی۔انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ دولہ کی شوری نے شیخ ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ سے یہ عہد لیا ہے کہ ان کے امیر شیخ اسامہ بن لادن ہی ہوں گے اور دولہ اسلامیہ جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہو گی۔ لیکن اس وقت عراق والے بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ عراق کے مخصوص حالات اور بعض سیاسی مصلحتوں کی بنا پر اس بات کا اعلان نہ کیا جائے اور اس تفصیل کو صرف اپنے بھائیوں تک ہی محدود رکھا جائے۔

اعتراض نمبر3 اور اس کا جواب

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے بارے میں سابقہ مؤقفات

(III)

ويقول الشيخ الظواهري : (دولة العراق الإسلامية رايتها وعقيدتها من أصفى الرايات والعقائد في العراق، فهي قد أقامت دولةً إسلاميةً لا تتحاكم إلا للشريعة، وتعلي الانتماء للإسلام والموالاة الإيمانية فوق كل الانتماءات والولاءات. وهو الأمر الذي لا زالت تتلطخ بأوحاله كثيرٌ من الحركات المنتسبة للإسلام، وهي دولةٌ تدعو وتسعى وتجتهد في إعادة دولة الخلافة المنتظرة، وتحرض المسلمين على ذلك).

" دولۃ العراق الاسلامیۃ عراق میں خالص ترین اسلامی پرچم خالص عقائد اور نظریات کی حامل ہے۔ یہ ایک ایسی اسلامی ریاست ہے جس کی بنیاد شریعت اسلامی ہے۔ اور دولۃ الاسلامیہ کی وابستگی کی بنیاد صرف اسلام اور ایمان کی بنیاد پر اخوت کا رشتہ ہے اور یہ اسلام اور ایمان کی بناء پر اخوت کا رشتہ تمام وابستگیوں اور وفاداریوں سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے جو کہ اسلام سے منسوب بہت ساری جماعتوں میں بالادست نہیں ہے۔ اور یہ دولۃ الاسلامیہ ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ خلافۃ منتظرۃ کے قیام کی طرف دعوت دیتی اور اسی کے قیام کے لئے اس کی تمام سعی اور جدوجہد ہے اور اسی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کو قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کو تحریض دلاتی ہے"۔

شیخ ایمن الظواہری (حفظہ اللہ)

جواب:

اس طرح کا تزکیہ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خارجی عبدالرحمٰن ابن ملجم کو بھی دیا تھا لیکن وہ بعد میں خارجی نکلا
تو کیا اس کا الزام ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پر ڈال دیں؟
اگر ایسا تزکیہ ہی دلیل ہے تو عدنانی ملا عمر حفظہ اللہ کے بارے کہتا ہے کہ جس پر کوئی ظلم ہوا ہو تو وہ ملا عمر کے پاس جائے۔ تو آج ملا عمر تمہارے آفیشیل مجلہ دابق کے مطابق کیوں گمراہ ہو گیا ہے؟
اور اگر تم شیخ ایمن کی یہ بات مانتے ہو تو یہ کیوں نہیں مانتے کہ دولہ القاعدہ کے ماتحت تھی؟

اعتراض نمبر4 اور اس کا جواب

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے الدولۃ الاسلامیۃ العراق کے بارے میں سابقہ مؤقفات

(IV)

أولاً أود أن أوضح أنه ليس هناك شيء الآن في العراق اسمه القاعدة, ولكن تنظيم قاعدة الجهاد في بلاد الرافدين اندمج بفضل الله مع غيره من الجماعات الجهادية في دولة العراق الإسلامية حفظها الله, وهي إمارة شرعية تقوم على منهج شرعي صحيح وتأسست بالشورى وحازت على بيعة أغلب المجاهدين والقبائل في العراق۔

"سب سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ اس بات کی وضاحت کردوں کہ اب عراق میں القاعدۃ کا نام نہیں ہے۔ اور لیکن تنظیم قاعدۃ الجہاد دودریاؤں والے شہروں میں اللہ کے فضل وکرم سے تمام جہادی جماعتوں سمیت دولۃ الاسلامیہ فی العراق میں شامل ہوچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ دولۃ الاسلامیہ کی حفاظت فرمائیے۔دولۃ الاسلامیہ ایک شرعی امارت ہے۔ جو کہ صحیح شرعی منہج پر قائم ہے ۔ اور اس کی بنیاد مشورے سے عمل میں آئی ہے ۔ اور اس بیعت کی تائید مجاہدین کی غالب اکثریت اور عراق میں موجودہ قبائل نے کی ہے۔ اور یہ بیعت صرف دولۃ الاسلامیہ کے لیے ہوئی"۔

شیخ ایمن الظواھری حفظہ اللہ

جواب:

القاعدہ فی العراق جو کہ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کے ماتحت تھی اور ابو مصعب القاعدہ سے بیعت شدہ تھے ان کی شہادت کے بعد ابو حمزہ المہاجر القاعدہ فی العراق کے امیر بنے۔ جنہوں نے ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر دوسری تنظیموں کی شوریٰ کے ساتھ مل کر جو ابو مصعب اپنی زندگی میں ہی بنا چکے تھے باقاعدہ دولہ فی العراق کا اعلان کر دیا۔ اور القاعدہ خراسان کو لکھا ہے دولہ کی حمائت کا اعلان کریں دولہ القاعدہ کے ماتحت ہی ہو گی۔ یہی وجہ تھی کہ شیخ ایمن نے یہ اعلان کیا اور عراق میں دوسری تنظیموں کو دولہ کی بیعت کی تحریص دلائی۔

جس وقت دولہ عراق الاسلامیہ کا اعلان ہوا تو جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادت اور ان میں سرِ فہرست شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ سے نہ تو اس سلسلے میں اجازت لی گئی اور نہ ہی ان سے مشورہ کیا گیا۔ اس کے بعد شیخ ابو حمزہ المہاجر رحمہ اللہ نے جماعت قاعدۃ الجہاد کی قیادتِ عامہ کے نام ایک خط بھیجا جس میں انہوں نے دولہ کے قیام کے اسباب اور وجوہات بیان کیے اور ساتھ ہی تاکید کے طور پر یہ بات بھی واضح کی کہ دولہ اسلامیہ مرکزی جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہی رہے گی۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا کہ دولہ کی شوریٰ نے شیخ ابو عمر البغدادی رحمہ اللہ سے یہ عہد لیا ہے کہ ان کے امیر شیخ اسامہ بن لادن ہی ہوں گے اور دولہ اسلامیہ جماعت قاعدۃ الجہاد کے تابع ہو گی۔ لیکن اس وقت عراق والے بھائیوں کی رائے یہ تھی کہ عراق کے مخصوص حالات اور بعض سیاسی مصلحتوں کی بنا پر اس بات کا اعلان نہ کیا جائے اور اس تفصیل کو صرف اپنے بھائیوں تک ہی محدود رکھا جائے۔

اب آخر میں ہم آپ کے سامنے نبی ﷺ کی ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں
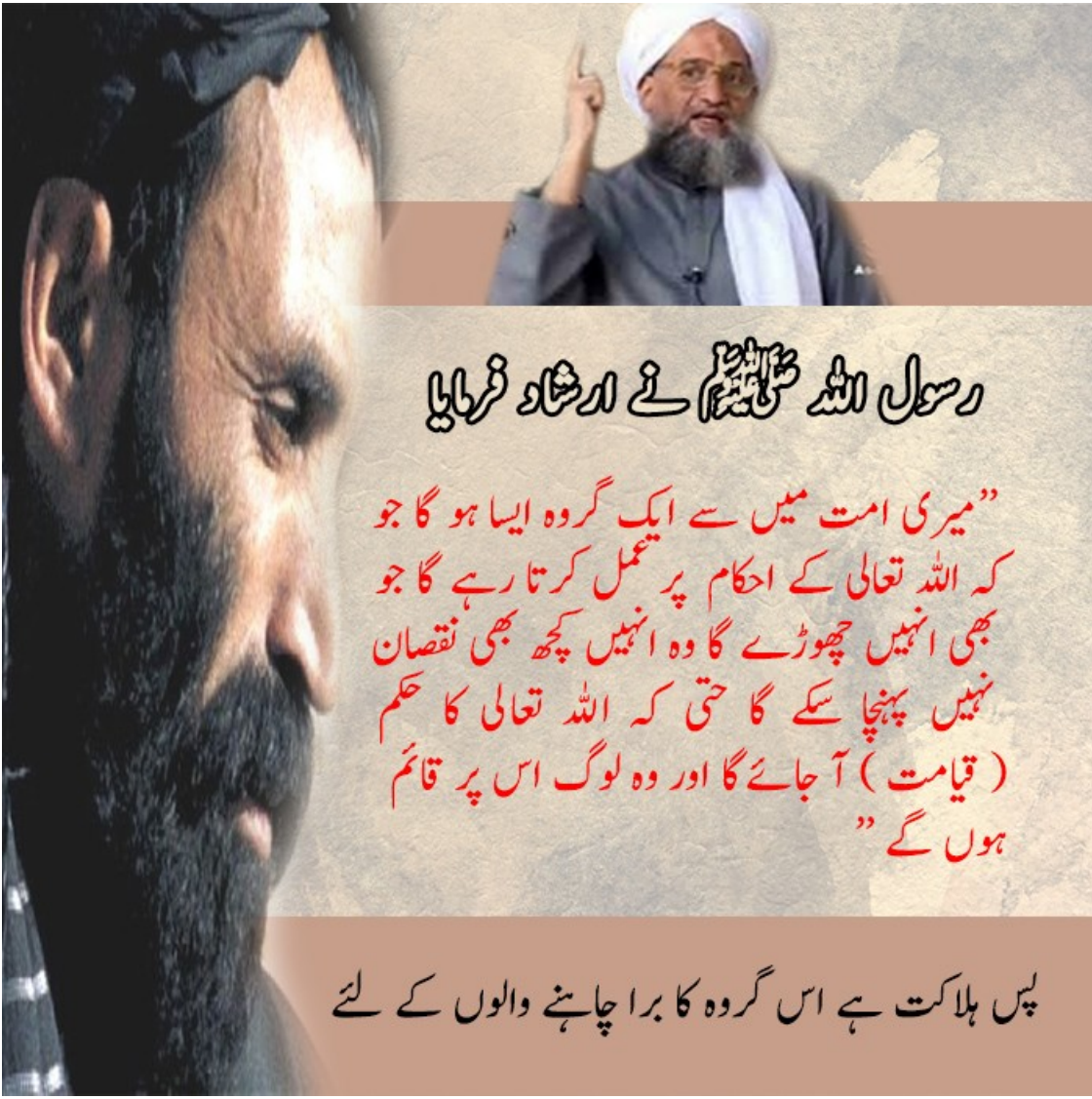
سب جانتے ہیں القاعدہ اور طالبان ہی وہ گروہ تھا جس کو داعش کے ظہور سے پہلے لوگ حق پر جانتے تھے ان سے
دل وجان سے محبت کرتے تھے لیکن داعش نے ان کو چھوڑ دیا الٹاان کو اپنے آفیشیل میگزین نمبر6 میں گمراہ وطن پرست
اور مرجئہ جیسے القابات سے نوازا۔ اور القاعدہ فی الشام جبھۃ النصرہ کو مرتد قرار دیا۔ پس یہ حدیث ان پر مکمل صادق آتی
ہے اگر یہ داعش اس حق والے گروہ کا ساتھ چھوڑتی ہے تو داعش نبی ﷺ کی بشارت کے مطابق اس گروہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے
گی انشاءاللہ

داعش کے بارے مزید معلومات کے لئے ان آرٹیکل کا مطالعہ کریں جزاک اللہ

داعش کیا ہے؟۔۔۔۔حقائق کیا ہیں

خلافتِ بغدادی اورفتنہ تکفیر کے رد میں